لطیفہ ۱۸

معانی زلف وخال وغیرہ

(درمیان معنی زلف وخال وامثال آن)

قال الاشرف:

اَسۡرَارُالۡمَشَائِخَ دُرَرٌ وَّاَلۡفَاظُ الشُّعَرَآءِ اَصۡدَافُھَا.

ترجمہ:۔(حضرت) قدوۃ الکبرا نے فرمایا: مشائخ کے اسرار موتی ہیں اور شعراء کے الفاظ ان موتیوں کی سیپیاں ہیں۔

حضرت قدوۃ الکبرا فرماتے تھے کہ صالجبہ دمشق میں مجھے حضرت کبیر الدین ابن فخر الدین العراقی کا شرف صحبت حاصل ہوا تو بہت سے فوائد عارفانہ اور اصناف موائد محققانہ سے انہوں نے مجھے بہرہ مند فرمایا۔ انہی دنوں میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ اپنے بہت سے مُریدوں اور ارادت مندوں کو حضرت مولانا رومی کے دیوان کا سبق دیا کرتے تھے ان اشعار میں خدوخال وغیرہ کے جو الفاظ استعمال کئے گئے تھے ان کے معنی متعارفہ کے برعکس اصطلاح صوفیہ کے مطابق ان کے معانی بیان فرمایا کرتے تھے (یعنی خدوخال اور زلف کے معانی رخسار، تل اور چوٹی بیان نہیں فرماتے تھے بلکہ ان معانی کے بدلے صوفیانہ اصطلاحیں بیان فرماتے تھے) ان عجیب وغریب اصطلاح اور نادر کلمات کو شعری لباس میں چھپانے اور پوشیدہ رکھنے کا موجب یہ ہے کہ ان حضرات کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ ایک نامحرم کی نظر ان کے اصول واردات پر پڑے۔ پس انہوں نے یہی مناسب سمجھا اور بہتر خیال کیا کہ عرائس معانی کو اصطلاحی الفاظ سے آراستہ کیا جائے اور صرف دیدہ ور حضرات ہی ان مصطلحانہ عبارتوں کے موتیوں کو ان سیپیوں سے نکال سکیں۔

مثنوی

درون خجلۂ الفاظ رنگین فراز منصۂ اشعار شیرین
بجلوہ درعروس معنوی خویش درآرندنی بہ بیگانہ برخویش

ترجمہ:۔رنگین الفاظ کے پردے میں اور شیریں اشعار کے جلوے میں اپنے حقیقی معانی کو چھپا کر ظاہری الفاظ میں بیان کیا کہ بیگانہ اسکو نہ سمجھ سکے۔

پس اس مقصد کے تحت ان حضرات نے خاص معانی کو زلف ورخسار اور ناز وادا کے ظاہری الفاظ میں بیان کیا ہے تا کہ عوام اس راز کو نہ پاسکیں۔

http://Ashrafi.org

اب یہاں ان لغات شاعرانہ کوحضرات صوفیہ کے معانی مطلوبہ اوران حضرات کی مرادی عبارتوں کے مطابق بیان کیا جاتا ہے تاکہ طالب صادق جس لفظ کے اصطلاحی معانی سمجھنا چاہیں اس سے جلد ہی بہرور ہوسکیں بہ طفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ امجاد

الف

کلیسا: عالم حیوانی

چلیپا: عالم طبائع

ترسا: معانی وحقائق جب وہ دقیق اور رقیق ہو جائیں

لقا: ظہور معشوق جبکہ عاشق کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ ہے۔

دفا: عنایت ازلی جو بغیر عمل خیر اور اجتناب از شر سے ہو۔

جفا: معارف ومشاہدات کو سالک کے دل سے چھپانا۔

شب یلدا: نہایت الوان کہ سواد اعظم ہے۔

شما: کسی مسرت کا حاصل ہونا۔

چشم شہلا: سالک کے احوال وکمالات اور علوم مرتبہ کو ظاہر کرنا، اس کے علاوہ منع ہے اور شہرت اس مقام سے حاصل ہوتی ہے اور یہ مکر واستدراج سے کم خالی ہوتا ہے

ب

محبّ: صاحب محبت، خواہ طالب مفارق ہو یا نہ ہو، خواہ طلب ہو یا نہ ہو۔

محبوب: حق تعالیٰ جبکہ بغیر کسی قید کے اسے دوستی سے بے نیاز جانتے ہیں۔

طلب: حق کی تلاش اگر چہ اُسے دوست رکھیں یا نہ وہ عبدیت اور معبودیت سے پہلے تھا۔

طالب: عبودیت اور اس کی کمال حمدیت کے ساتھ حق کا متلاشی از روئے دوستی نہیں۔

مطلوب: ذات حق جبکہ اس کا متلاشی دوستی سے منسوب ہو۔

فریب: استدراج الہیٰ

حجاب: وہ رکاوٹ جو عاشق کو معشوق سے روکتی ہے، یہ حجاب عاشق کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔

نقاب: وہ رکاوٹ جو عاشق کو معشوق سے دور رکھتی ہے، معشوق کے ارادت کے حکم کے بموجب۔

طرب: حق تعالیٰ سے اُنس اور دل کا اس میں مسرور ہونا

شراب: عشق کے وہ غلبے جو حاصل ہوں باوجود اعمال کے مستوجب ملامت ہونے کے۔ یہ اہل کمال کا خاصہ ہے کہ وہ نہایت سلوک میں اخص ہوتے ہیں۔

http://Ashrafi.org

مست خراب: استغراق اور اپنے استغراق پر نظر رکھنا
کباب: تجلیات میں دل کا پرورش پانا
شب: عالم غیب۔ بعض اسکو عالم جبروت خیال کرتے ہیں اور یہ عالم خطی ہے جو وجود وعدم کے مابین ہے۔ بعضوں نے خلق وامر کے مابین کہا ہے اور بعض عالم ربوبیت وعبودیت کے درمیان کہتے ہیں۔
مطرب: آگاہی بخشنے والا
لب: کلام
غبغب: ملاحظہ اور لذت علم کا اقتران
شتاب: سرعت سیر جو مقامات کے وقائق کی بے شعور معرفت ہے اور یہ سیر جذبہ کے حکم سے ہے اور خواہ بحکم سلوک در اعمال وریاضات اور تصفیہ پاک کی وجہ سے ہو۔
سخن خوب: مادہ اور غیر مادہ میں اشارت واضح۔
خواب: فناء اختیاری

ت

محبت: حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے بغیر کسی سبب اور علاقہ کے اور بغیر کسی متحرک کے دوستی۔
ملاحت: کمالات الٰہی کا بے نہایت ہونا جہاں سوائے اسکی ذات کے کسی کی رسائی نہیں ہے کہ کوئی مطمئن ہو۔
ظرافت: مادہ میں انوار کا حضرت الٰہی کی طرف سے ظہور ہونا۔
شوخی کثرت: التفات
غارت: جذبۂ الٰہی
دوست: شیوۂ محبت الٰہی
قامت: سزاوار پرستش اور حق تعالیٰ کے علاوہ کوئی سزادار پرستش نہیں ہے۔
چشم مست: سالک سے جو غلطی سرزد ہو حق تعالیٰ کا اس کو چھپالینا اسطرح سے کہ کوئی دوسرا اُس سے آگاہ نہ ہوسکے۔ اسکو عفو بھی کہتے ہیں۔
عشرت: وہ لذت ہے جس کا شعور ہو اور اسکی نسبت حق تعالیٰ سے قائم ہو۔
خرابات: خرابی۔
بت: مقصود ومطلوب
عبادت: سالک کا اجتہاد
زکوٰۃ: ترک وایثار
طامات: معارف
دست: صفت قدرت

http://Ashrafi.org

انگشت: احاطہ کرنے کی صفت

سبلت: عالم الٰہیہ کی ہیئت صفت ربوبیت کے ساتھ

محنت: رنج والم جو معشوق کی جانب سے عاشق کو پہنچتا ہے خواہ وہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری

راحت: وہ وجود امری جو دل کے ارادہ کے مطابق ہو

رویت: عبودیت کی ادائیگی کا ہر بندے کو ایسی قدرت نہ ہونا جو سزا وار حق تعالیٰ ہے۔

سعادت: ازلی تعلیم

شقاوت: ازلی راندہ

غیبت: مقام دوئی

ج

حج: سلوک الی اللہ

تاراج: تمام احوال و اعمال ظاہری و باطنی میں سالک کے اختیار کا سبب۔

رنج: وجود امری۔

ح

قدح: وقت

صلح: قبول اعمال و عبادت اور وسائط قرب

صبح: دل کے ارادہ کے برخلاف وقت و احوال کا طلوع۔

خ

رُخ: تجلیات محض

زنخ: محل لذات

زبان تلخ: وہ امر جو سالک کی طبیعت کے موافق نہ ہو

سیب زنخ: لذت مشاہدہ کا علم

چاہ زنخ:۔ اسرار مشاہدہ کی مشکلات

د

ساعد: قدرت وقوت کی صفت

قد: استواءِ الٰہی یا غلبۂ الٰہی

خد: وہ حالت ہے جو فراق کے بعد ظاہر ہو اور طلب کا باعث بن جائے۔

فریاد: ذکر جہری

درد: اس حال کا نام ہے جو محبت سے محبّ پر طاری ہو جاتی ہے اور اس کے برداشت کرنے کی محبّ میں طاقت نہیں ہوتی۔

شاہد: تجلی حق

عید: مقام جمع

زہد: زیادتی اور فضولی سے اعراض

بامداد: مومات کے مارنے کی جگہ

ر

مہر: ۔اپنی اصل کی طرف رغبت جبکہ حصُولِ لذت سے آگاہی ہو اور دریافت مقصد کا علم ہو۔

سر: وہ جذبہ الٰہی جس پر کبھی سلوک مقدم ہوتا ہے کبھی برعکس

مکر: معشوق کا عاشق سے غرور کرنا کبھی از روئے لطف و موافقت اور کبھی بطریق مخالفت۔

جور: عروج سے سالک کا روک لینا۔

امیر: سالک پر ارادت الٰہی کا جاری رہنا یا جاری رکھنا۔

تکبر: سالک کا اپنے اعمال سے بے نیاز رہنا یا ہو جانا۔

شہر: وجود مطلق

در: ۔مطادعت یا اطاعت

یار: وہ صفتِ الٰہی جو تمام موجودات کے لئے ضروری ہے۔اس سے زیادہ اور کوئی موافق نام سالک کیلئے نہیں ہوسکتا کہ کلمۂ توحید اس اسم پر دائر ہے۔

غمگسار: صفتِ رحمانی کہ اس میں شمول و عمومیت موجود ہے۔

غم خوار: حق تعالیٰ کی صفتِ رحیمی جو صرف اسی سے مخصوص ہے۔

دلدار: بسط پیدا کرنے والی صفت جو سرورِ محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

دلبر: بسط کے برعکس قبض پیدا کرنے والی صفت جو دل میں محنت و اندوہ پیدا کرتی ہے۔

سر: ارادت الٰہی کی صفت

دور: سالک کی بدایت

خمار: مقام وصول سے رجعت بقہر یا بطریق انقطاع۔

http://Ashrafi.org

شب قدر:۔وجودحق تعالیٰ میں عین استہلاک میں سالک کی بقاء

کفر: تاریکیٔ عالم اور تفرقہ

دیر: عالم انسانی

کافر: صاحب اعمال

تاثیر: مقام خمور

بہار: مقام علم

گلزار: مقام کشف اسرار جس پر بھی اس کا اطلاق کیا جائے اُس سے اس کی اضافت کردی جاتی ہے۔(مثلاً گلزارِشہود، گلزارِتجلی وغیرہ)

ابر: وہ حجاب جو وصول کا سبب ہو اور اجتہاد کے واسطے سے حصول شہود کا موجب ہو۔

جوئبار: مجازی عبودیت

نالۂ زار: محبّ کی تلاش

نالۂ زیر: محبوب کا الطاف جو محبّ پر ہو

گوہر: اشارات واضح کے ساتھ "سخن"

سخن چون گوہر: اشارت مدرکہ

کنار: دریافت امراردوام

حضور: مقام وحدت

شتر: انسانیت

قطار: نوعیہ

زر: ریاضت

صبر قہر: تقدیرالٰہی پر مجبور ہونا۔

کبر: صفات قہر کا تسلط جو عاشق پر ہوتا ہے۔

زنار: معشوق کا عاشق کو قوت دینا۔

ز

ترک تاز: جذبۂ الٰہی جبکہ سلوک مقدم ہو، جب جہت مجاہدہ سے نشو ونما نہیں ہوتی ناگاہ جذبۂ الٰہی کا صدور ہوتا ہے اور سالک کے کردار کو قبول کرلیتا ہے اور اس کے باقی احوال کا تکملہ کردیتا ہے جو سالک کو مقصود تک پہونچا دیتا ہے۔

روز:۔انوار کا تابع۔

http://Ashrafi.org

نوروز: مقام تفرقہ

نماز: مطاوعت

خط سبز: عالم برزخ

س

مجلس: آیات واوقات حضور حق

ناقوس: یاد کرنا اور مقام تفرقہ کا ذکر

نرگس: نتیجۂ علم، جو دل میں پیدا ہوتا ہے

چشم نرگس: سالک سے اس کے احوال وکمالات اور علو مرتبت کا پوشیدہ رہنا اگر چہ لوگ اسکو دلی جانتے اور سمجھتے ہوں۔لیکن وہ خود نہ جانتا ہو کہ وہ ولی ہے اور اس کے برعکس کہ وہ اپنی ولایت کو جانتا ہو لیکن لوگ اس کی دلایت کو نہ جانتے ہوں۔ یہ دونوں حالتیں ایک ہی جنس سے ہیں۔

ش

عیش: دوام حضوری اور اس میں فراغت

قلاش: اعمال کے معاشر اور مباشر جیسا بھی تقاضائے حال ہو

اوباش: غلبۂ محبت میں گناہ سے بھی اور عبادت سے بھی بیم وثواب کا ترک کرنے والا۔

دوش: عالم ازل اور محل کثرت اسماء میں کبرا کی صفت حق کے ساتھ

بناگوش: دقیق

ع

شمع: اللہ کا نور

سماع: مجلس

قطع:۔ترک الم

ف

لطف: عاشق کی پرورش

زلف: غیب ہویت

تاب زلف: اسرار الٰہی

پیچ زلف: اشکالی الٰہی۔

دف: عاشق کو معشوق کی طلب

علف: شہوات نفس اور ہر وہ چیز جس سے نفس کو حظ حاصل ہو۔

http://Ashrafi.org

ق

عشق: محبت مفرط کا نام

معشوق: حق تعالیٰ جب اسکی طلب حد کمال پر پہنچ جائے اس اعتبار و یقین کے ساتھ کہ من جمیع الوجوہ وہی مستحق دوستی ہے۔

عاشق: حق کا متلاشی۔

شوق: طلب حق میں بے قراری جبکہ مطلوب کو پائے اور پھر جب مطلوب کو کھودے تب بھی اسکی طلب میں مبتلا ہو مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر معشوق نہ ملے تو اسکی بے قراری میں تو سکون ہو لیکن عشق اور طلب اسی طرح باقی رہے اور اگر مطلوب بطور دوام حاصل ہو جائے تو عشق میں نقصان اور کمی پیدا نہ ہو بلکہ عشق میں اور اضافہ ہو جائے۔

اشتیاق: میل کلی اور طلب تمام اور عشق مدام میں کمال اور اضطراب کا یکساں ہونا خواہ اُسے پالے یا نہ پائے۔

فراق: غیب

فرق: صفت حیات

ک

میان باریک: سالک کے لئے جب اس کے وجود کے سوا اور کوئی حجاب باقی نہیں رہتا تو اس کے وجود کا حجاب جو باقی ہے۔

گ

شینگ: طوالع اور لوامع انوار کے احکام حضرت اللہ سے

جنگ: گونا گون ظاہری و باطنی بلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سالک کے امتحانات۔

ل

میل: اصل مقصد سے شعور و آگہی کے بغیر اپنی اصل کی طرف رجوع ہونا ''میل،، ہے جسطرح جمادات کا طبائع اربعہ کی طرف رجوع ہونا کہ وہ ان کی طرف مائل ہوتے ہیں یا عناصر کا اپنی طرف رجوع ہونا۔

اعمال: اوامر کی بجا آوری اور متابعت

نیل: حق تعالیٰ کی دوستی پوری طلب اور کمال سعی کے ساتھ۔

جمال: معشوق کا اپنے کمالات کو ظاہر کرنا تا کہ رغبت اور طلب میں زیادتی ہو

جلال: معشوق کا عاشق سے بزرگی ظاہر کرنا شان بے نیازی کے ساتھ اور عاشق کے غرور کی نفی کرنا

http://Ashrafi.org

اوراس کی بے چارگی اور معشوق کی بزرگی کا اثبات کرنا

شکل: وجود حق تعالیٰ

شمائل: جمالیات وجلالیات کا امتزاج اور بسرعت ان کو رواں کرنا

عقل: عالم تمیز

وصال: مقام وحدت جس میں سالک خفیہ وعلانیہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

کاہل: بطی السیر (مقامات کو آہستہ طے کرنا) سالک کو گو ہے یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب وہ راہ سے پوری طرح واقف ہوتا ہے اور یہ سالک کا کمال ہے اور ایسی سیر کو کامل ترین سیر کہا گیا ہے جو رجعت کی محتاج نہ ہو اور کبھی یہ سالک کے تقصیر کے باعث ہوتی ہے۔

محمل: تکلیف سے جو آرام حاصل ہوتا ہے

نقل: معانی واسرار کے کشف

سیل: غلبۂ احوال دل جسکو فرح وطرح سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے

گل: نتیجۂ عمل

لب لعل: بطون کلام

م

فہم: آلۂ آگہی ودریافت

رام: محل تجلیات جو عالموں سے پوشیدہ ہے۔

حاکم: شریعت کے وہ اوامر جو سالک پر جاری ہوتے ہیں۔

تظلم: شیطان اور نفس کے شر سے اور اپنی تقصیر سے بارگاہ الٰہی میں استغاثہ کرنا

نسیم: عنایات الٰہی کو یاد دلانے والی ہوا۔

بام: تجلیات کا محل

چشم: صفت بصیری

شراب خام: عیش ممزوج (شراب جس میں پانی ملا ہوا ہو)

جام: احوال

اسلام: دین کی پیروی اور اسکی پیروی کے اعمال۔

دام: مقادیر بے اختیاری

سلام: درود محمدﷺ

عام: وہ ادامر ونواہی جن کی اطاعت مخلوق کرتی ہے۔

http://Ashrafi.org

غم: پندواندوہ محنت اور طلب معشوق
یسم: ظاہری اور باطنی تصفیہ
خم: موقف (محل وقوف)
خشم: صفات قہری کا ظہور
سہیم: پرورش سالک۔

ن

کین: صفات قہری کا تسلط
تاختن: ایتان الٰہی پر یقین رکھنا
آستان: اعمال وعبادت
مہربان: صفت ربوبیت
جانان: صفت قیوّمی جس سے تمام موجودات کا قیام وابستہ ہے۔ اگر موجودات کا یہ رابطہ قیام نہ رہے تو قیام عالم ناممکن ہوجائے۔
دین: اعتقاد جو مقام تفرقہ سے نمایاں ہوتا ہے۔
بیابان: طریق سلوک کے واقعات
فروختن: ترک تدبیر واجتہاد
گردکردن: اپنے وجود کو مقدرات کے حوالے کردینا اور تدبیر واجتہاد کا ترک کرنا۔
بذل کردن: کسی چیز کا کسی چیز سے یا کسی غرض کا کسی غرض سے برابر کرنا۔
درباختن: نظر باطن سے احوال ماضیہ کا محو کردینا۔
ترک کردن: ہر چیز سے امید کو منقطع کرلینا
خاستن: قصد وعزیمت
نشتن: سکون
رفتن: عالم سفلی سے عالم علوی کی جانب عروج
آمدن: عالم ارواح یا استغراق اور سکر سے عالم بشریت میں لوٹنا۔
درون: عالم ملکوت
بیرون: عالم ملک
تابستان: مقام معرفت
زمستان: مقام کشف

http://Ashrafi.org

بستان: محل کشادگی،صفت بساطت عام اس سے کہ وہ مخصوص ہو۔

ریحان: انتہائی تصفیہ اور ریاضت سے حاصل کیا ہوا نور

باران: نزول رحمت

آب روان: دل کی فرحت

پائے کوفتن: تواجد

دست زدن: اپنے اوقات کی نگہداشت اور حفاظت

چہرۂ گلگون: تجلیات جو خواب بیداری یا عالم بے خودی میں طاری ہوں

لب شکرین: وہ کلام الٰہی جو انبیاء پر فرشتوں کے ذریعہ نازل ہوا اور اولیاء اللہ کو صفائے باطن سے حاصل ہوا۔

لب شیرین: شعور وادراک کی شرط کے ساتھ بے واسطہ کلام۔

دہان: صفت متکلمی

دہان شرین: فہم ووہم انسانی سے پاک صفت متکلمی

سخن: اللہ تعالٰی کی طرف سے اشارت وانتباہ

سخن شیرین: مطلقاً اشارت! الٰہی جو انبیاء علیہم السلام کو بواسطۂ وحی اور اولیائے کرام کو بذریعہ الہام حاصل ہوں

درسخن: مادہ وغیر مادہ میں مکاشفات واسرار اشارات الٰہی جو محسوس ومعقول ہوں۔

گوہرسخن: مادہ اور غیر مادہ میں واضح اشارات جو معقول ومحسوس ہوں۔

زبان: اسرار الٰہی

زبان شیرین: وہ امر جو تقدیر کے موافق ہو۔

میان: طالب ومطلوب کے درمیان سابقہ سر مقام وحجاب کے متعلق

موئے میان: سالک کی نظر کا قطع محبّ پر ہونا اپنی ذات کے لحاظ سے اور اغیر کے اعتبار سے

جستن: جمعیت کمال معشوق۔

سلطان: عاشق کی ارادت کے مطابق احوال کا جاری ہونا۔

ہجران: غیر حقکی طرف اندرونی اور بیرونی توجہ۔

پیرمغان: مرشد محقق کی طرف اشارہ۔

کلبۂ احزان: وقت حزن واندوہ۔

میدان: مقام شہوت۔

چوگان: تمام امور میں تقدیر الٰہی بطریق جبر وقہر

فغان: احوال درونی کا اظہار

مردن: حضرت حق سے تھوڑا دور ہونا

ساربان: رہنما

ایمان: مقدار دانش

حسن: جمیعت کمال

و

آرزو: اپنی اصل کی طرف میلان معمولی آگاہی کے ساتھ اور اصل ومقصد کا تھوڑا سا علم

گیسو: طلب کمال کے طریقے۔

سرو: علوم رتبت

کمان ابرو: بہ سبب تقصیر سالک پر سقوط کا نزول یا پیش آنا اور پھر عنایت ازل سے اس کو اس کے درجہ اور مقام سے ساقط نہ کرنا۔

جفت ابرو: تقصیر کے باعث سالک کا اس کے درجہ اور مقام سے سقوط اور پھر جذبہ کے باعث عنایت الٰہی کے تعاون سے جس درجہ سے سقوط ہوا تھا اس درجہ پر صعود کرنا۔

طاق ابرو: درجہ ومقام سے تقصیر کے باعث ترقی کے اشارے کو سالک سے ساقط کردینا، چشم پوشی کرلینا

شست وشو: عقل سے بے بہرہ کردینا اور حضور عاشق ومعشوق میں صفا کا پیدا کرنا۔

جستجو: عیب گیری ونکتہ چینی۔ خواہ وہ کسی طرف سے ہو۔

گفتگو: عتاب محبت آمیز ابراہمال

بازو: مشیئت

ہ

کرشمہ: التفات

شیوہ: وہ معمولی سا جذبۂ الٰہی جو کبھی پیدا ہو اور کبھی پیدا نہ ہو جو غرور وغفلت کا سبب نہ بن جائے

خانہ: خودی

کنہُ: جمیع مخلوقات کے ادراک کے اعتبار سے ماہیئت الٰہی۔

دست گاہ: تمامی صفت کمال کا حصول ہر صفت پر قدرت کاملہ کے ساتھ

محلّہ: صفت کمالات سے متصف ہونا۔

دیدہ: اطلاع الٰہی

سبزہ: عین معرفت

مژہ: حکمت الٰہی کے حکم سے سالک کا اپنے اعمال میں سستی کرنا سراً وجہراً

تیر مژہ: بظاہر وبباطن سالک کا اپنا اعمال میں سستی نہ کرنا۔

چشم آہوانہ: سالک کی تقصیرات سے اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی سالک کے عین سے لیکن سالک کو آگاہ کردینا اس کی تقصیرات سے نیز اس کے غیر سے

شراب پختہ: عیش صرف۔

شراب خانہ: عالم ملکوت

میخانہ: عالم لاہوت

میکدہ: قدم مناجات

خمخانہ: غلبات شوق اور غلبات کے نزدل کی جگہ جو عالم دل ہے

بادہ: عشق جبکہ کمزور ہو۔ ایسا عشق عوام کو بھی لاحق ہوتا ہے۔

جرعہ: اسرار و مقامات و احوال جو سلوک میں سالک سے پوشیدہ ہیں۔

شبانگاہ: احوال کا ملکہ حاصل ہونا

توبہ: ناقص چیز سے کمال کی طرف لوٹ جانا

زکوٰۃ: ترک و ایثار

کعبہ: مقام وصول

خرقہ: صلاحیت و صورت سلامت

سجادہ: سد باطن یعنی ہر شے جس میں نفس کی آمیزش ہو۔

لالہ: نتیجۂ معارف جس کا مشاہدہ کیا جائے۔

شگوفہ: علو مرتبہ

بنفشہ: ایسا نکتہ جہاں قوت ادراک صرف نہ ہو سکے

ترانہ: آئین محبت

چہرہ: وہ تجلیات جو مسائل کی آگہی کے قابل ہوں

خال سیاہ: عالم غیب

خط سیاہ: غیب الغیوب

سلسلہ: اعتصام خلائق۔ یعنی خلائق سے تعلق رکھنا

سینہ: عالم الٰہیہ کی صفت

ہدیہ: ولایت۔ کیا باعتبار اجتبا اور کیا بلحاظ اصطفا

بوسہ: کیفیت کلام علمی اور علمی، صوری اور معنوی کو قبول کرنے کی استعداد

غمکدہ: مقام مستوری

دہ ودیہ: وجود مستعار

آہ: علامت کمال عشق جو بیان میں نہ آسکے

پردہ: جو عاشق و معشوق کے درمیان مانع ہو۔

ی

مستوری: تقدیس

تیزی: اعمال بندہ کورد کر دینا

سرکشی: سالک کے ارادہ اور مراد کے مخالف

تندی: صفت قہاری اس طرح کہ جیسی مشیئت الٰہی ہو

توانائی: مختار کی صفت

تونگری: تمام کمالات کے حصول کی علامت

متواری: احاطہ واستیلائے الٰہی

آشنائی: ربوبیت کا حقیقی تعلق مخلوقات سے، کلیہ وجزئیمہ جیسا کہ خالقیت کا تعلق مخلوقات سے ہے۔

بیگانگی: عالم الوہیت میں ایسا اشتغال جس میں کسی اعتبار سے بھی مماتلت اور مشابہت نہیں۔

کوی: مقام عبادت

دلکشائی: دل کے اندر مقام انس میں فتاحی کی صفت

جان افزای: باقی اور ابدی صفت جس میں فنا کا دخل نہیں ہے۔

موئ: ظاہر ہویت، یعنی ایسا وجود کہ ہر ایک کو اسکی معرفت کا علم تو حاصل ہے لیکن اس تک رسائی نہیں ہے

پیشانی: ظہور اسرار الٰہی

چشم خماری: تقصیر سالک کو چھپانا۔ لیکن ایسے ارباب کمال پر کشف ہو جاتا ہے جو اس سے اکمل واعلیٰ اور اجل ہوں

مئی: غلبات عشق بایں شرط کہ ان اعمال سے ہو جو سلامتی کے قرین ہوں اور یہ خواص کے ساتھ مخصوص ہے۔

ساقی: شراب پہنچانے والا۔ یعنی دل میں اسرار الٰہی کا فیض پہنچانے والا۔

صراحی: مقام مستی۔ عشق کا تمام صفات ظاہری و باطنی کو اپنی گرفت میں لے لینا اور یہ ابتدائے ''سکر،، ہے۔

نیم مستی: استغراق سے آگاہی اور استغراق پر نظر رکھنا

ہشیاری: صفات ظاہری اور باطنی پر غلبۂ عشق سے اقامت کا حاصل ہونا اور یہ ابتدائے ''صحو،، ہے

زندگی: طاعت الٰہی میں اپنے اعمال سے قطع نظر کرنا

لاابُالی: کسی بات کی پرواہ نہ کرنا جو کچھ بھی پیش آئے کہنا اور کرنا۔

صبوحی: محادثہ (باہم گفتگو کرنا)
غیوبی: مسافرت
زردی: صفت سلوک
سرخی: قوت سلوک
سبزی: کمال مطلق باقی تمام کا قیاس اُن رنگوں پر کیا جاتا ہے جو بیان کیئے گئے ہیں وہ جس قبیل سے ہوں اسی سے اسکی تاویل کی جاتی ہے۔
سپیدی: وہ یکرنگی جو توجہ تمام کے ساتھ ہو
کبودی: تخلیط محبت
بوئ: دشمنوں سے آگاہی اور دل سے پیوستگی کی کوشش
نامی: پیغام محبوب
روئ: تجلیات کا آئینہ
ماہ روئ: مادہ میں تجلیات کا ظہور خواہ وہ حالت خواب میں ہو یا عالم بے خودی میں۔
گوی: سالک کی مجبوری اور اس کے مقہور ہونے کی حالت جو اسکو سیر میں تقدیر الٰہی کے چوگان کے سامنے پیش آتی ہے۔
بیماری: قلق اور اندرونی اضطراب
زندگی: قبول واقبال
تندرستی: دل کا قرار پانا
افتادگی: حالت کا ظہور
خرابی: تصرفات اور عقلی تدابیر کا منقطع ہونا
بیہوشی: مقام پوشیدگی
دیوانگی: احکام عشق کی فتح مندی
بدہوشی: ظاہری وباطنی استہلاک
بندگی: مقام تکلیف
آزادی: مقام حیرت
بےنوائی: ناتوانی
فقیری: عدم اختیار اس طرح کہ اس سے علم وعمل کو بھی لے لیا جائے۔
دردی: عالم تفرقہ ودقائق کی کیفیات کے معارف کا شعور

http://Ashrafi.org

کاہلی: سالک کا بطی اسیر ہونا

باری: توجہ خالص کہ اعمال سے ثواب کی امید نہ رکھی جائے

سردی: نفس کا سرد ہونا، نفس کی برددت

گرمی: وہ حرارت وگرمی (شوق) جو محبوب کے لئے ہو۔

بیداری: عالم صحو

پاکبازی: توجہ خالص جس کے بدلہ نہ ثواب کی طلب ہو اور نہ علو مرتبت کی۔